Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

یدبر الامر من السماء الی الارض عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ قادیان

جلد ۳۳ | ۱۷ ماہ تبوک ۱۳۲۴ ہش | ۹ شوال ۱۳۶۴ھ | ۱۷ ستمبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۱۷

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۶ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ڈلہوزی سے لائن کی خرابی کے باعث اطلاع نہیں حاصل ہو سکی۔ البتہ ۱۴ ستمبر کی حسب ذیل اطلاع بذریعہ ڈاک موصول ہوئی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو رات سے نقرس کی تکلیف تھی۔ اس وجہ سے حضور نے خطبہ جمعہ بھی مختصر فرمایا۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو دو دن سے بار بار پیشاب آنے کی تکلیف تھی کل سے پیشاب رک گیا۔ آج کیتھیٹر پاس کر کے نکالا گیا۔ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب و ڈاکٹر اوم پرکاش صاحب کی تشخیص ہے کہ Prostate Glands متورم ہو گئے ہیں۔ احباب حضرت موصوف کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۶ ماہ تبوک۔ گزشتہ شب کی ٹرین سے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب معہ بچگان ڈلہوزی سے تشریف لائے۔ کل بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں مولوی نور الحق صاحب انور نے مسئلہ کفارہ و کسر صلیب کے موضوع پر تعلیم القرآن کلاس کے لئے تقریر کی۔ آج شام سید علی احمد صاحب انبالوی دار الفضل کی لڑکی میمونہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور بعض دوسرے اصحاب شامل ہوئے۔

روزنامہ الفضل قادیان ۹ شوال ۱۳۶۴ھ

ہارے ہوئے دشمن سے سلوک کے متعلق اسوۂ حسنہ

(از ایڈیٹر)

۷ دسمبر ۱۹۴۱ء کو جب جاپانیوں نے دھوکہ سے پرل ہاربر پر حملہ کر کے اتحادیوں کے خلاف جنگ شروع کر دی۔ تو اس وقت جاپان کا وزیر اعظم جنرل ٹوجو تھا۔ اگرچہ جنگ کو کامیابی کے ساتھ نہ چلا سکنے کی وجہ سے اسے وزارت عظمیٰ سے الگ ہونا پڑا۔ لیکن جو جرم اس سے سرزد ہو چکا تھا۔ اسے اتحادی کسی وقت نہ بھولے۔ اور اب جبکہ جاپان پر کامل فتح پانے کے بعد جنرل میکارتھر نے جاپان پر قبضہ کرنا شروع کر رکھا ہے۔ ان کے حکم سے ایسے جاپانی لیڈروں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ جنہوں نے جنگ شروع کرنے کا ارتکاب کیا۔ یا دوران جنگ میں اتحادیوں کے قیدیوں اور ان کی رعایا پر ستم ڈھائے۔

چونکہ ان لوگوں کو جنہوں نے کھلم کھلا یہ رویہ اختیار کیا۔ اور جو اپنے جرائم پر کسی طرح سے پردہ نہیں ڈال سکتے معلوم ہے۔ کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائیگا۔ اس لئے ان میں سے بعض فاتحین کے ہاتھوں سزا پانے کی بجائے اپنا خاتمہ آپ کرنے کو ترجیح دے رہے ہیں۔ اسی وجہ سے جنرل ٹوجو نے بھی خود کشی کر لینے کی کوشش کی۔ اور یہ سمجھ کر کہ اب وہ زندہ کسی کے ہاتھ نہیں آ سکے گا گولی مار لینے کے بعد ایک بیان دیا۔ جس میں تمام جرائم کا اقبال کرتے ہوئے کہا اب مجھے مر جانے دو۔ میں ایک بھی اور سانس لینا نہیں چاہتا۔

اس کے بعد اس نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا میں ایک ہی گولی سے مر جانا چاہتا تھا۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ اس میں اتنی دیر لگ رہی ہے۔ greater East Asia کی لڑائی برحق اور انصاف کی لڑائی تھی۔ اور اس جنگ کی تمام ذمہ داری اپنے سر لیتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جنگ جاپانیوں کی بہتری کے لئے تھی۔ میں اپنی تمام قوم اور ایشیا کی عظیم طاقتوں سے معافی کا خواستگار ہوں۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ ایک فاتح کی عدالت میری سرگرمیوں کے متعلق کوئی فیصلہ کرے۔ جنرل میکارتھر میری لاش پر قبضہ کر لے۔ مجھے اس کی کوئی پروا نہیں۔ لیکن میکارتھر کو بتا دیں مجھے عوام کے سامنے بطور تماشہ پیش نہیں کیا جا سکتا۔"

مگر اس طرح وہ جان نہیں دے سکا بلکہ ابھی تک موت و حیات کے درمیان لٹک رہا ہے۔ اتحادی سپریم کمانڈر جنرل میکارتھر نے ٹوجو کو جلد سے جلد طبی امداد پہنچانے کی کوشش کی۔ اپنا خاص ڈاکٹر علاج کے لئے بھیجا اور جو ممکن طریق اختیار کیا جا سکتا تھا وہ کیا گیا۔

ان حالات کا ذکر کرتے ہوئے اخبار "پربھات" نے ۱۲ ستمبر کے پرچہ میں لکھا ہے "اب اسے کسی امریکن ہسپتال میں لے جایا گیا ہے۔ جہاں باقاعدہ علاج کے بعد جب وہ تندرست ہو جائیگا۔ تو جنگی مجرموں کی عدالت میں وہ دوسرے ملزموں کے ساتھ اس پر بھی مقدمہ چلے گا۔ اس کی وزارت کے ۱۰ وزیر تھے۔ جنرل میکارتھر نے انہیں بھی گرفتار کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ کیا عجب ان میں سے بھی کچھ خود کشی کرنے کی کوشش کریں۔ جاپان کے ہتھیار ڈالنے کے بعد جنرل ٹوجو اور اس کے ساتھی کئی جاپانی جنگی لیڈروں کا یہ حشر ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ امریکن یا انگریز یا روس اتحادی اس اصول کے قائل نہیں۔ کہ جنگ میں ہارے ہوئے یا پناہ میں آئے ہوئے دشمن کو معاف کیا جائے۔ سکندر نے راجہ پورس سے جو سلوک کیا تھا۔ وہ ان کی نگاہ میں زمانہ جہالت کا عمل ہے۔ موجودہ تہذیب کا انسان اس کی تقلید کرے تو کیوں؟"

اس سلسلہ میں "پربھات" نے جو مثال پیش کی ہے وہ پوری طرح منطبق نہیں ہوتی۔ وجہ یہ کہ سکندر نے راجہ پورس کے ملک پر خواہ مخواہ چڑھائی کی۔ اور اسے فتح کر کے اس پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس موقعہ پر راجہ پورس نے جس بہادری اور شجاعت کا ثبوت دیا۔ اس سے نیز راجہ کی اطاعت شعاری سے خوش ہو کر سکندر نے اس کا ملک واپس کر دیا۔ راجہ نے نہ تو کسی وقت سکندر سے کسی قسم کا دھوکہ اور فریب کیا۔ اور نہ اس کی افواج پر کسی قسم کے مظالم توڑنے کا موقعہ پایا۔ جس طرح جاپانیوں نے کیا۔ ان حالات میں سکندر کا حسن سلوک کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔

ہاں حشم عالم نے ہارے ہوئے دشمن سے حسن سلوک کا جو اسوہ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں دیکھا اس کی مثال نہیں مل سکتی۔

مکہ کے لوگوں نے بغیر کسی معقول وجہ کے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپ کے صحابہ پر سالہا سال تک ہر قسم کے مظالم کئے۔ تکالیف پہنچائیں۔ حتیٰ کہ آپ اور آپ کے خدام اپنے پیارے وطن کو چھوڑ کر مدینہ چلے گئے۔ مگر وہاں بھی چین نہ لینے دیا۔ اور مظالم کا سلسلہ جاری رکھا۔ آخر جب خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ان لوگوں پر کامل فتح عطا کی۔ اور آپ مکہ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے تو آپ نے سب کو معاف کر دیا۔ اور کسی کو کوئی سزا نہ دی۔ یہ تھا عفو عام جو اس انسان نے کیا جسے خدا تعالیٰ نے رحمۃ العالمین بنا کر بھیجا۔

اور یہی ہے وہ نمونہ جو دنیا میں حقیقی امن پیدا کر سکتا ہے۔ کئی سال کی تباہ کن اور بربادی بخش جنگ کے بعد یورپ دنیا پھر قیام امن کا خواہشمند ہے۔ اور فاتح حکومتیں چاہتی ہیں کہ مستقل امن قائم ہو۔ اور پھر جنگ کی آگ دنیا میں نہ بھڑکنے پائے۔ لیکن اس کے لئے جو طریق اختیار کیا جا رہا ہے۔ اور جس پر کامیابی کا دارومدار سمجھا جاتا ہے۔ یعنی قوت و طاقت سے آج کی مفتوح اقوام کو بالکل مسل دینا اور اس سے یہ سمجھنے کی کوشش کہ وہ پھر کبھی سر نہ اٹھا سکیں گی اسے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تھوڑا ہی عرصہ ہوا دلائل اور براہین کے ذریعہ ناکام قرار دے چکے ہیں۔ اور مفتوحین کے ساتھ جہاں تک ممکن ہو حسن سلوک کرنے کی تلقین فرما چکے ہیں۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع ہوا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ڈلہوزی میں آریہ سماج کے جواب میں خدام الاحمدیہ کا جلسہ

ڈلہوزی میں گزشتہ دو تین ہفتوں سے آریہ سماج اپنے جلسے منعقد کر رہا ہے اور ہر اجلاس میں ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بانی اسلام کی شان میں نہایت ہی گندے اور تہذیب سے گرے ہوئے الفاظ استعمال کئے جاتے رہے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ کی شان میں نہایت ہی گستاخانہ بدزبانی سے کام لیا گیا۔ ان کے اجلاسوں اور جلوسوں میں انہیں بار بار توجہ دلائی گئی کہ ایسی ناز یبا حرکت سے باز رہیں۔ اور اپنے مذہب کی خوبیوں کا پرچار کریں۔ مگر انہوں نے اس اخلاقی فرض کو ملحوظ نہ رکھتے ہوئے ڈلہوزی کے مسلمانوں کے سینوں کو بری طرح مجروح کیا۔ ان کے اس رویہ کے خلاف اور ان کے گندے اعتراضات کے جوابات دینے کی غرض سے ایک پبلک جلسہ ۱۱ ماہ ستمبر ۱۹۴۵ء کو مجلس خدام الاحمدیہ ڈلہوزی کے زیر اہتمام بصدارت مولوی عبدالمنان صاحب ایم۔ اے منعقد ہونا قرار پایا۔ جلسہ شروع ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے سخت موسلادھار بارش ہو رہی تھی۔ جو ساڑھے ۵ بجے شام تک جاری رہی۔ اس عرصہ میں زیر صدارت میاں عباس احمد صاحب جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جناب حافظ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ نے آریہ مذہب کے عقائد پر روشنی ڈالتے ہوئے عمدہ پیرایہ میں بیان فرمایا کہ ان کی تعلیم کیسی ناقص ہے۔ اور اس کے مقابل پر اسلام کی کیسی اعلےٰ ہے۔ بعد ازاں میاں مسعود احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر لیکھرام کی پیشگوئی کے متعلق پڑھ کر سنائی۔

ٹھیک سات بجے جناب مولوی عبدالمنان صاحب ایم۔ اے کے آنے پر ان کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ سامعین کی تعداد سو سے اوپر ہو گئی۔ ہندوؤں اور سکھوں نے بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ تمام کارروائی کو سنجیدگی سے سنا۔ مولانا محمد عمر صاحب مولوی فاضل نے "قرآن مجید اور وید کا مقابلہ" پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ ویدوں کی تعلیم بگڑ چکی ہے۔ ننانوے فیصدی آریہ ان سے ناآشنا ہیں۔ ان کا ابھی تک اردو میں ترجمہ شائع نہیں ہو سکا اور اس کے علاوہ اس میں بھی اختلاف ہے کہ وید ایک ہی رشی پر اترے تھے یا چار رشیوں پر۔ برخلاف اس کے قرآن کریم کا نزول ایک ہی شخص پر ہوا۔ اس کی تعلیم عام ہے۔ ہر جگہ اس کی تلاوت ہوتی ہے۔ اور ثابت کیا کہ اسلام زندہ کتاب زندہ مذہب اور زندہ خدا کو پیش کرتا ہے۔ بعد ازاں آپ نے آریوں کے اعتراضات کے جواب دیئے اور ان سے اپیل کی وہ اپنے جلسوں میں بدزبانی سے مسلمانوں کے دلوں کو مجروح نہ کیا کریں۔ اور بانی اسلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گالیاں نہ دیں۔ بلکہ دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کی عزت کریں۔ آخر میں آپ نے چیلنج دیا کہ اگر وہ اس سے باز نہیں رہ سکتے تو آئیں اور مناظرہ کریں۔ مولانا صاحب کی تقریر ڈیڑھ گھنٹہ تک رہی۔ سامعین آپ کی تقریر کو بہت پسند کیا اور بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ بعض سامعین کے سوالات اور اعتراضات کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ مگر کسی نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ اس کے بعد صاحب صدر نے فرمایا کہ آریہ سماج جو کہ یہ مانتی ہے کہ تمام غیر مذاہب جھوٹے ہیں۔ اس لئے وہ اپنا فرض سمجھتی ہے کہ دوسرے مذاہب کے بزرگوں کو گالیاں دے۔ مگر اسلام تمام مذاہب کے بانیوں اور بزرگوں کی تعظیم کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر آریہ بھی اسلامی نظریہ کو مد نظر رکھیں تو حقیقی امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ امام جماعت احمدیہ نے ایک تجویز آپس کی چپقلش دور کرنے کے متعلق یہ بیان فرمائی تھی کہ کچھ لوگ آریہ سماج سے لیں۔ اور کچھ ہم اپنی جماعت کے ممبر ان کو دیں گے اور اپنے اپنے مذہب کی تعلیم انہیں سکھائی جائے اور مذہبی کتابیں پڑھائی جائیں تا واقفیت ہونے کی وجہ سے غلط اور بے ہودہ اعتراضات کرنے کا کسی کو موقعہ ہی نہ ملے۔ آریوں نے اس تجویز کو نہ مانا۔ مولانا صاحب تحقیق حق کی تلاش میں ہمارے پاس آئے ہم نے انہیں اسلامی تعلیم دی اور مولوی فاضل کی تیاری کروائی انہوں نے اسلام کو قبول کیا۔ اور آج بحیثیت عالم سنسکرت اور عربی انہوں نے دونوں مذاہب کی نمائندگی کرتے ہوئے آپ کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ اس کے بعد آپ نے بیان کیا کہ اسلام کی غیر مذاہب پر فضیلت یہ ہے کہ وہ ایک زندہ کتاب اور زندہ خدا کو پیش کرتا ہے۔ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر بندہ اپنے خدا کو پا سکتا ہے اور اس سے ہمکلام ہو سکتا ہے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ موجودہ امام جماعت احمدیہ جو آجکل ڈلہوزی میں تشریف فرما ہیں۔ اس کی ایک زندہ مثال ہیں۔ انہوں نے خدا تعالےٰ سے خبر پا کر اس جنگ عظیم کے متعلق جو ابھی ابھی ختم ہوئی ہے۔ بہت سی پیشگوئیاں فرمائی تھیں جو نہایت ہی وضاحت سے پوری ہوئیں اور کچھ ایسی ہیں جو ابھی پوری ہونے والی ہیں۔ جو احباب اس امر کی تحقیق کرنا چاہیں دارالواقفین میں تشریف لائیں اور تحقیق کریں۔ ہم خوشی سے ان کی خدمت کرنے کو تیار ہیں۔ جلسہ کی کارروائی نو بجے شام کے قریب دعا پر ختم ہوئی۔ محمد اکرم سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ ڈلہوزی

نئی زمین نیا آسمان پیدا کر

سرزمین قادیاں میں آسماں پیدا کریں
گھر سے نکلو ارض حق واسع نظر آ جائیگی
فتح کر لیں پیار سے اقوام عالم کے قلوب
عرش و کرسی تک رسائی ہو بفضل کردگار
رنگے جائیں سب وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً
دین کا ڈنکا بجا دیں حق کا سکہ ہو رواں
جو فدا ہو ہو کے سو سو بار پھر تیار ہو
بوستان احمدیت میں بچشم اشکبار
مست ہو جائیں نغموں سے ہمارے سامعین
منزل مقصود کو پا کر ہی دم لیں جلد تر
خوش نصیبی سے ملا دور اولوالعزم زماں
ڈال دیں مہدیؑ کے قدموں میں تمام اقوام کو
جو کہیں وہ دل میں اتر کر ہو مقبول ہو
امن و راحت ہو میسر اور اطمینان ہو
قادیاں ہی قادیاں آنے لگے سب کو نظر
بیچ ہی چودہ طبق روشن بہشتی در کھلیں

مہر و مہ تو ہیں نجوم ضوفشاں پیدا کریں
بس اسی دنیا میں نورانی جہاں پیدا کریں
ہم نئے تیر و کماں سیف و سناں پیدا کریں
اس جماعت میں ہزاروں نوجواں پیدا کریں
آؤ ہم اپنی وہ چشم خونفشاں پیدا کریں
ایسے ایسے قوم میں لاکھوں جواں پیدا کریں
ایسا دل پیدا کریں ہم ایسی جاں پیدا کریں
آبیاری سے بہار جاوداں پیدا کریں
اس کی ہر ہر شاخ پر اک آشیاں پیدا کریں
ایسے ایسے کارواں در کارواں پیدا کریں
آؤ ہر سینے میں اک عزم جواں پیدا کریں
جان نثار احمد آخر زماں پیدا کریں
وہ زباں پیدا کریں ہم وہ بیاں پیدا کریں
یعنی ہر ہر دل میں اک دارالاماں پیدا کریں
وہ طلسماتی سماں معجز نشاں پیدا کریں
وہ نئے عرفاں بذوق و کشاں پیدا کریں

فرض اکمل ہما را بہجو اَصْحَابُ النَّبِیْ
اک جہان نو بزیر آسماں پیدا کریں

از ... ا کمل عفا اللہ عنہ

سالانہ اجتماع

طریق انتخاب صدر

دستور اساسی و قواعد و ضوابط کے ماتحت صدر کا انتخاب مجالس عالمگیر کے موقع پر ہوا کرتا ہے۔ تمام ماتحت مجالس اپنے ہاں اجلاس عامہ بلاتی ہیں۔ آئندہ سال کے لئے صدارت کے نام پیش ہوتے ہیں۔ اتفاق رائے یا کثرت رائے جس ایک نام کے حق میں کرے اسکی اطلاع مرکز میں بھجوائی جاتی ہے۔ اجلاس کی مکمل کارروائی کے ساتھ صدارت کے لئے جسقدر نام مجالس کی طرف سے تجویز ہو کر آتے ہیں انہیں الفضل میں شائع کرا دیا جاتا ہے۔ مجالس ان سب ناموں کو اپنے ہاں اجلاس عام میں پیش کر کے کسی ایک نام کے حق میں فیصلہ کرتی اور اسکی اطلاع مرکز میں بھجواتی ہیں۔ مجالس ماتحت کی طرف سے جن ناموں کی تجویز ہوتی ہے۔ ان کی فہرست تیار کر لی جاتی ہے۔ صدارت کے لئے مجوزہ ناموں کے مقابلہ پر مؤید مجالس کے نام درج کر لئے جاتے ہیں۔

مجلس عالمگیر کے موقع پر انتخاب صدر کے لئے ایک اجلاس بلایا جاتا ہے۔ مقامی و بیرونی مجالس کے نمائندے اس اجلاس میں شامل ہوتے ہیں۔ دیگر خدام عام سامعین کے طور پر اس اجلاس میں شریک ہوتے ہیں۔ ووٹ کا حق صرف نمائندگان کو ہوتا ہے۔ مجوزہ ناموں کے حق میں تائید کی غرض سے جس قدر ممکن ہو نمائندگان کو جو تقریر کے لئے وقت دیا جاتا ہے۔ کسی کے خلاف کچھ کہنے کی کسی کو اجازت نہیں ہوتی تقادیر کے بعد باری باری ووٹوں کے لئے نام پیش ہوتے ہیں۔ ہر نمائندے کے زیادہ سے زیادہ بیس ووٹ شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ حسب قواعد ہر مجلس کو بیس خدام پر ایک نمائندہ بھجوانا ضروری ہے۔ اور جو بیس سے کم خدام کا نمائندہ ہو اس کے اسی قدر ووٹ شمار ہونگے۔ جن مجالس کی طرف سے اس قاعدہ کے مطابق نمائندے نہ بھجوائے جائیں۔ وہ تحریری طور پر اپنی معذوری کا ذکر کر کے صدر محترم سے قبل از وقت اجازت لے لیں۔ ووٹ شمار ہونے کے بعد انتخاب صدر کی رپورٹ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض منظوری بھجوا دی جاتی ہے۔ جس خادم کے حق میں حضور صدارت کا فیصلہ فرمائیں۔ الفضل وغیرہ کے ذریعہ مجالس ماتحت کو اسکی اطلاع کر دی جاتی ہے۔ صدر منتخب آئندہ سال یکم تبلیغ (فروری) سے بحیثیت صدر اپنا کام شروع کرتا ہے۔ خاکسار ملک عطاء الرحمن منتظم انتخاب صدر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

بیاہ شادی میں بری اور جہیز دکھانے کی رسم کے متعلق

جہیز دکھانے کی رسم بظاہر بڑی عجیب معلوم ہوتی ہے۔ دیکھنے اور دکھانے والوں کو خوش کرتی ہے۔ مگر نتائج اور انجام کے لحاظ سے بے حد خطرناک اور نقصان دہ ہے۔ مثلاً ایک طرف تو یہ رسم کہ نام ونمود کے دلدادہ اور خود پسند امیر کے دل میں جذبۂ نمود و ریا پیدا کرتی ہے۔ اور تماشائیوں کی دم بھر کی واہ وا اسے بیش از پیش فضول خرچی کرنے کی ترغیب وتحریص دلاتی ہے۔ دوسری طرف ایک مفلس و قلاش کے لئے موجب صد حسرت بنتی ہے۔ کہ وہ اپنی لڑکی کو شادی کے موقعہ پر کیا دے سکیگا۔ علاوہ ازیں غرباء کی جوان لڑکیوں پر اس دکھلاوے کا نہایت ہی بُرا اثر پڑتا ہے۔ جبکہ وہ حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی ہیں۔ کہ بوجہ غربت ان کو والدین سے ایسا جہیز نہیں مل سکے گا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء میں اس بارے میں فرمایا تھا:۔

"مجھ پر یہ اثر ہے کہ اس بارہ میں ہماری جماعت میں زیادہ اسراف ہو رہا ہے ہم یہ جو قوانین بناتے ہیں یہ دائمی نہیں ہیں۔ آئندہ نسل اگر چاہے تو ان کو بھی بدل سکتی ہے۔ اس وقت ہم جو قوانین بناتے ہیں۔ ان کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ ہمارے اندر ایک بدی آرہی ہے۔ اسے روکنے کی کوشش کی جائے۔" (رپورٹ صفحہ ۲۴)

پھر فرمایا:۔

"میں اس تجویز (جہیز نہ دکھانے) کو منظور کرتا ہوں۔ کہ نمائش اور ریا سے ہمارے دوستوں کو بچنا چاہیئے۔ اس کا دوسروں پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ ایک عورت نے مجھے سنایا۔ کہ ایک جگہ جہیز کی نمائش کی گئی۔ تو اس جگہ ایک لڑکی نے اپنی ماں سے کہا۔ کہ تم مجھے کیا دو گی؟ لڑکیاں جب اپنی سہیلیوں کے جہیز وغیرہ دیکھتی ہیں تو پھر وہ بھی اپنے والدین سے ایسی ہی اشیاء لینا چاہتی ہیں۔ اور اس طرح نمائش گویا جذبات کو صدمہ پہنچانے والی چیز بن جاتی ہے۔ جو کچھ دیا جائے بکسوں میں بند کر کے دیا جائے۔ ہمارے گھروں میں بھی یہی طریق ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ وہ بکس جن کے جوڑے گئے جائیں ان کو دکھا دیا جائے کہ فلاں فلاں چیز ان میں موجود ہے۔ بلکہ ہمارے گھروں میں تو یہ دستور ہے۔ کہ ایک دن پہلے سامان جہیز لڑکے والوں کے گھر پہنچا دیتے ہیں۔ تاکہ دکھانے کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔ . . . . ہمارے ملک میں یہ نمائش کی رسم بہت عام ہوگئی ہے۔ بلکہ قادیان میں بھی ہے۔ اور اس کا روکنا نہایت ضروری ہے۔" (رپورٹ صفحہ ۲۴)

جو لوگ اس بناء پر رسوم شادی کو مٹانے کی کوشش نہیں کرتے۔ کہ وہ قادیان میں کسی ناتربیت یافتہ احمدی کو ان کا مرتکب دیکھ لیتے ہیں۔ اور سمجھ لیتے ہیں۔ کہ چونکہ ایسی رسوم قادیان میں بھی ہوتی ہیں لہذا جائز ہیں۔ حالانکہ ایسے اشخاص کا کوئی قول اور فعل ہمارے لئے کسی صورت میں بھی قابل حجت نہیں۔ ایسے احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی صراحت فرمادی ہے۔ تاکوئی شخص اس غلطی میں مبتلا نہ رہے۔ فرمایا۔

"اس وقت کئی رسوم قادیان میں بھی جاری ہوگئی ہیں۔ یہاں لوگ مختلف علاقوں سے آتے ہیں۔ اور اپنی رسوم ساتھ لاتے ہیں۔ بعد باہر کے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ قادیان میں بھی یہ رسم جاری ہے۔ وہ لوگ قادیان کے ہر شخص کو اسوۂ شریعت سمجھتے ہیں۔ اور یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ یہاں کا ہر شخص عالم نہیں۔ اور یہ نہیں جانتے۔ کہ یہاں کا ہر گھر رسم ورواج کے لحاظ سے گویا الگ الگ شہر ہے۔ کوئی گھر گوجرانوالہ ہے۔ کوئی گجرات اور جہلم ہے۔ کوئی راولپنڈی ہے۔ کوئی دہلی اور کوئی شاہجہانپور ہے۔ اور ان شہروں میں جو جو رسمیں ہیں۔ ان کو یہ لوگ ساتھ لائے ہیں۔ باہر کے لوگ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ یہ رسوم ان شہروں کی ہیں۔ جن سے وہ لوگ آئے ہیں۔ بلکہ وہ ان کو شریعت اور تعلیم قرآن کا حصہ سمجھتے ہیں۔ وہ یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ یہاں کا ہر ایک شخص جو کوئی رسم ادا کرتا ہے۔ چھ ماہ قبل ہی یہاں آیا ہے۔ بلکہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے ہی یہاں آبا ہوا ہے۔ اور اس نے آپ سے یہ تعلیم حاصل کی ہے۔" (رپورٹ صفحہ ۲۲)

اس سلسلہ میں حضور کا حسب ذیل ارشاد خاص طور پر توجہ کے قابل ہے۔ فرمایا:۔

"خلیفہ جس بات کا حکم دیتا ہے۔ اس کی نافرمانی کرنے والا ایسا ہی مجرم ہے جیسا اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرنیوالا اگرچہ اس کی سزا شریعت نے مقرر نہیں کی۔ مگر مومنوں کے نزدیک خود نافرمانی ہی اپنی ذات میں سزا ہے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء صفحہ ۲۵)

بالآخر درد مندانہ گزارش ہے۔ کہ ایسی رسوم چونکہ خدا اور رسول کی نافرمانی اور خلیفۂ وقت کی ناراضگی کا موجب ہیں۔ اور قوم کے لئے بے حد خطرناک اور ضرر رساں لہذا ان کو جلد از جلد مٹانے کی کوشش کریں۔ کہ قوموں کی زندگی ان کی اندرونی اصلاح میں مضمر ہے

خاکسار ابو حنیف قاضی علی محمد سیکرٹری تعلیم و تربیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رقم فرمودہ

تبلیغ کے متعلق نہایت اہم نصائح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت میر مہدی حسین صاحب کو ایران روانہ کرتے وقت جو نصائح فرمائیں۔ ان میں سے دوسرے مبلغین سے بھی تعلق رکھنے والی نصائح درج ذیل کی جاتی ہیں۔ جو سید عبدالباسط صاحب نے نقل کر کے دی ہیں۔

(۱) آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت پائی ہے۔ اور اس لئے آپ اچھی طرح واقف ہیں۔ کہ ہمارے کام خدا تعالیٰ کے فضل سے ہیں۔ اور صرف اسی کی مدد ہمارے کام بنا سکتی ہے۔ پس تبلیغ سے زیادہ ہمارا زور دعاؤں پر ہونا چاہیئے۔

(۲) بہترین تبلیغ اچھا نمونہ ہے۔ جب خدا تعالیٰ کسی سے کام لینا چاہتا ہے۔ تو اس کے عمل میں برکت دیتا ہے۔ اور لوگ اس کے نور سے خود بخود مرعوب ہونے لگتے ہیں۔

(۳) تبلیغ میں ہمیشہ نرمی اور استقلال کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ ایک طرف تو دوسروں کے احساسات کا پورا پاس ہو۔ ان کی محبت ہر لفظ سے ظاہر ہوتی ہو۔ لیکن دوسری طرف سچائی کے بیان کرنے میں بالکل بے خوفی کا اظہار ہو۔

(۴) حضرت مسیح ناصری نے ایک بہت اچھی نصیحت عطا فرمائی ہے۔ کہ جس جگہ کبھی دیکھو اس قصبہ کی خاک تک جھاڑ کر چلے جاؤ۔ بعض لوگ حق کو قبول کرنے میں سابق ہوتے ہیں۔ ہمیشہ ایسے آدمیوں کی تلاش میں رہنا چاہیئے۔ اور ضدی لوگوں کو بعد میں آنے والوں کے لئے چھوڑ دینا چاہیئے۔

(۵) اپنے حالات سے ہر مرحلہ پر اطلاع دیتے رہیں۔ کہ اس طرح دعا کی بھی تحریک ہوتی ہے۔ اور دل کو بھی تسلی رہتی ہے۔ جب کوئی دوست باہر جاتا ہے۔ تو ہزاروں مخلصوں کے دل اس کی فکر میں اندر ہی اندر گھلے جاتے ہیں۔ سچے مومن ایک دوسرے کے اعضاء ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی عضو الگ ہو تو ضرور تکلیف ہوتی ہے۔ پس جب تک خبر رسانی کے ذریعہ اطلاع حالات رہے دل تسلی پاتے ہیں۔ ورنہ تکلیف پاتے ہیں۔

اپنے فارغ اوقات تبلیغ کے لئے وقف کرو جب آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عہد کیا۔ تو اب جبکہ دین انتہائی مشکلات میں ہے۔ ہزاروں حق کے پیاسے راہ تک رہے ہیں۔ تو آپکو اپنی فرصت کے ایام تبلیغ حق کے لئے وقف کرنے میں کیا تامل ہے۔ فوراً اپنا نام دفتر بتائیں اس تفصیل کے ساتھ بھجوائیں کہ کب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کی تازہ روش کے متعلق

خدا ترس غیر مبایعین سے ضروری التماس!

"پیغام صلح" میں مولوی محمد علی صاحب کے مندرجہ خطبات ان دنوں خصوصیت سے سخت دلآزار۔ تکلیف دہ اور حیرت انگیز ہوتے ہیں۔ مولوی صاحب یہ بھول چکے ہیں کہ وہ بات بات پر اور بے وجہ "جھوٹ" "جھوٹ" کا لفظ کہہ کر صرف پاکبازوں کے دلوں کو مجروح کر رہے ہیں کوئی خدا ترس انسان ان کی موجودہ روش کو قابل برداشت قرار نہیں دے سکتا۔ استدلال و استنباط میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ کسی عبارت کے سمجھنے میں غلطی کا امکان ہے۔ مگر ایسے تمام اختلافات کو سنجیدگی اور دلائل سے حل کیا جا سکتا ہے۔ مولوی صاحب کا صاف اور واضح عبارتوں کو مسخ کر کے ان پر "جھوٹوں" کی عمارت تعمیر کرنا خوشکن شغل نہیں ہے۔ مجھے رہ رہ کر تعجب آ رہا ہے کہ مولوی صاحب ان دنوں اس خیال میں کیوں مبتلا ہو گئے کہ جو کام گذشتہ تیس سال میں ان کے "دلائل" نہ کر سکے وہ آج "جھوٹوں" کے مسموم نیزوں سے ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت نے ثابت کیا کہ مولوی صاحب کا یہ جارحانہ انداز تحریر بھی ان کی ناکامی و نامرادی پر ہی منتج ہوگا۔ اب تو مولوی صاحب استدلالی امور سے آگے بڑھ کر کشوف و رؤیا پر بعینہ اسی طرح معترض ہو رہے ہیں۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک میں غیر احمدی اس آسمانی مائدہ پر نکتہ چیں ہوا کرتے تھے۔ ہمیں معلوم ہے کہ کئی دوست اکابر غیر مبایعین کی سابقہ خدمات کے باعث ان کے ساتھ لگے جا رہے ہیں۔ اس لئے خدا ترس غیر مبایع اصحاب سے التماس ہے۔ کہ وہ خدا را غور فرمائیں کہ کیا مولوی محمد علی صاحب کا یہ رویہ مناسب ہے؟ کیا ان کے لئے جائز ہے کہ جماعت احمدیہ کے جان و دل سے محبوب و مطاع پیشوا ایدہ اللہ بنصرہ کو اس طریق پر گالیاں دیں۔ آپ کی طرف ناروا اور ڈکٹیٹرانہ رنگ میں اور محض بلاوجہ "جھوٹ" منسوب کریں؟ پھر کیا مولوی صاحب سمجھتے ہیں کہ وہ جماعت احمدیہ کے امتیازی معیار یعنی رؤیا۔ کشوف اور الہام پر اس رنگ میں استہزاء و تمسخر کریں جیسا کہ وہ ان دنوں کر رہے ہیں؟ اگر غیر مبایعین کے نزدیک مولوی صاحب کا یہ طریق درست ہے تو پھر انہیں اس وقت شکوہ نہ ہونا چاہئے اگر دوسری طرف سے بھی یہی رنگ اختیار کیا گیا اور جناب مولوی محمد علی صاحب کے الفاظ کو حقیقی لباس میں پیش کیا گیا۔ اور ان کے اور ان کے ساتھیوں کے روحانی انعامات سے محروم ہونے کو واضح کر کے دکھایا گیا۔ یہ طریق اختیار کرنا جماعت احمدیہ کے لئے ناگوار ہوگا۔ مگر الا الذین ظلموا کا استثنا کلام الٰہی میں موجود ہے۔ لیکن میں پھر ایک بار عرض کرتا ہوں۔ کہ کیا یہ بہتر نہ ہوگا۔ کہ غیر مبایع دوستوں میں سے خدا ترس اصحاب جناب مولوی صاحب کو توجہ دلائیں کہ وہ اپنے جنگ اور مجادلہ کو "دلائل" تک محدود رکھیں ان کی تلخ کلامی خوشگوار ثابت نہ ہوگی اور محمودی ان کی گالیوں سے ان کا شکار نہ بن سکیں گے۔ پرانے لوگوں اور بعض نئے سنجیدہ اصحاب سے یہ درخواست ہے۔ امید ہے کہ یہ دوست اس التماس پر فوری اور مناسب توجہ فرمائیں گے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

مولوی محمد علی صاحب اپنی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

صریح تحریروں کے خلاف

مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۳۳ پر لکھا ہے :-

"مسیح موعودؑ کی تحریروں کا انکار مسیح موعودؑ کا انکار ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام "الحکم" ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ پر فرماتے ہیں :-

"میں حیران ہوں۔ کہ ایک طرف تو یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آنے والا موعود حکم ہو کر آئیگا۔ دوسری طرف یہ حالت ہے کہ ایک بات بھی ماننے کو تیار نہیں۔ پھر وہ حکم کس بات کا ہوگا...... حکم اُسے کہتے ہیں۔ جو قاضی ہو۔ اور غلطیاں نکال کر اصلاح کرے۔"

پھر نزول المسیح صفحہ ۲۴ اور البدر ص۳ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء میں بھی حکم کی مزید تشریح فرمائی ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب اپنی تفسیر بیان القرآن کے صفحہ ۳۱۸۔ (۳۳۶ و ۳۱۵) پر کس صفائی اور دلیری سے لکھتے ہیں :-

"اگر کوئی شخص (یعنی حضرت مسیح موعودؑ) قرآن کریم کے الفاظ سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کا بن باپ پیدا ہونا تسلیم کیا گیا ہے۔ تو وہ ایسا مانے۔ میرے نزدیک یہ نتیجہ الفاظ قرآنی سے نہیں نکل سکتا۔ گو میں اس مسئلہ کو اس قدر اہمیت نہیں دیتا...... حضرت عیسیٰ کو باپ والا یا بن باپ ماننے سے ہمارے اعتقادات یا ہمارے عمل پر قطعاً کوئی اثر نہیں ہوتا۔"

مولوی صاحب کے ان الفاظ کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

"ایک شخص کا سوال پیش ہوا۔ کہ کیا یہ ضروری ہے۔ کہ مسیح کو بن باپ مانا جائے۔ فرمایا قرآن شریف سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے اور قرآن شریف پر ہم ایمان لاتے ہیں۔ پھر قانون قدرت میں ہم اس کے برخلاف کوئی دلیل نہیں پاتے...... (البدر ۲ مئی ۱۹۰۴ء ص۳)

پھر سوال ہوا۔ کہ مسیح کی ولادت کے متعلق کیا بات ہے کہ وہ بن باپ کس طرح پیدا ہوئے۔ حضرتؑ نے جواباً فرمایا اذا قضیٰ امراً فانما یقول لہ کن فیکون۔ ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ مسیح بن باپ پیدا ہوئے۔ اور قرآن شریف سے یہی ثابت ہے۔ (البدر ۲ جنوری ۱۹۰۳ء ص۷۵)

پھر حضورؑ نے متعدد بار مختلف کتب میں اس کا مفصل ذکر کیا۔ دیکھو۔ مواہب الرحمٰن ص۷۲ خطبہ الہامیہ ص۴۳ و ص۱۴ و ص۱۱۰ و لیکچر سیالکوٹ ص۱۰ تذکرۃ الشہادتین ص۷۳ ریویو جلد اول ص۴۳۴ ازالہ اوہام ص۳۰۹ و براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۳۹ حقیقۃ الوحی ص۱۱۴ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲۳۱ تحفہ گولڑویہ ص۱۴۰ حاشیہ وغیرہ وغیرہ۔

مولوی صاحب خود حضرت مسیح کو بن باپ مانتے رہے ہیں۔ چنانچہ ریویو جلد ۱ نمبر ۲ ص۶۹ میں لکھتے ہیں۔ "...... کبھی انسان محض ماں کے مادہ سے بغیر باپ کے نطفہ کے پیدا ہو سکتا ہے۔"

بالکل یہی حال دیگر اختلافی مسائل کا ہے جیسے نبوت۔ کفر و اسلام۔ جنازہ۔ خلافت وغیرہ سب کی مولوی صاحب پہلے تصدیق و تائید کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب سب کا انکار ہے۔ ع

نہ اُدہر کے رہے نہ اُدہر کے رہے
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

(اختر محمد ابراہیم واقف قادیان)

التبلیغ — خدام سے چند ضروری سوالات

(۱) کیا آپ باقاعدگی کے ساتھ رشتہ داروں میں تبلیغ کر رہے ہیں؟ (۲) کیا آپ اپنے دوستوں کو باقاعدہ پیغام احمدیت سے آگاہ کر رہے ہیں؟ (۳) کیا آپ وفود کی صورت میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام تبلیغ کے لئے جا رہے ہیں؟ (۴) کیا آپ نے مجلس مرکزیہ کو سنجیدہ اور سعید طبع لوگوں کے پتہ جات ارسال کئے ہیں۔ (۵) کیا آپ تبلیغی کارگزاری کی باقاعدہ رپورٹ مرکز میں بھجوا رہے ہیں؟

اگر ان سوالات کے جواب اثبات میں ہیں تو آپ کی کارگزاری خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے اور اگر ان میں سے کسی سوال کا جواب نفی میں ہے۔ تو آپکو اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہئے۔ اور اس تساہل کو دور کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو تبلیغی جہاد میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار برکات احمد مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ

انصار سلطان القلم

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی

مجلس انصار سلطان القلم مرکزیہ کے زیر اہتمام گذشتہ ماہ مضمون نویسی کا مقابلہ ہوا۔ جس کیلئے خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تجویز کردہ موضوع "مذہب کیا ہے۔ اور کامل مذہب کیسا ہونا چاہئے" رکھا گیا۔ اس کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔

اوّل :- مولوی غلام احمد صاحب بشیر واقف تحریک جدید۔ دوم :- اخوند فیاض احمد خان صاحب۔ دار الفضل

سوم :- مولوی محمد احمد صاحب پانی پتی۔ بورڈنگ ہاؤس مدرسہ احمدیہ۔ مجلس ان امتیاز حاصل کرنے والوں کو مبارکباد پیش کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو حضرت سلطان القلم علیہ السلام کے حقیقی انصار بنائے آمین۔ نیز مجلس اس مقابلہ میں شریک ہو کر فن تحریر کی ترقی میں ساعی ہونے والے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار سکرٹری مجلس انصار سلطان القلم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایٹم بم اور ایٹم کی طاقت

اس سے قبل اس موضوع پر دو مضامین الفضل میں درج ہو چکے ہیں۔ ذیل میں قارئین کے ذوق کے پیش نظر ایٹم سے طاقت حاصل کرنے کے متعلق چند ایک تفصیلی امور عرض کئے جاتے ہیں۔ امید ہے۔ خالی از دلچسپی نہ ہونگے۔

ایٹم کے پھٹنے کی طاقت کو استعمال میں لانے کا سب سے قوی الاثر اور کامیاب تجربہ ۱۶ جولائی ۱۹۴۵ء کو میکسیکو کے وسیع ریگستان میں کیا گیا۔ لوہے کے ایک بھاری مینار پر زیر تجربہ بم پھٹا۔ اور اس دھماکہ کے نتیجہ میں دو سو پچاس میل دور کی عمارات لرزنے لگیں۔ ساتھ ہی ایک زبردست روشنی پیدا ہوئی جو نصف النہار کے سورج سے بھی کئی گنا تیز تھی۔ اور مینار مذکور بخارات بن کر اڑ گیا۔

مگر ایٹم کے تجزیہ کا یہ پہلا موقع نہ تھا۔ اس سے ساڑھے چھ سال قبل قیصر ولہم انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنیکل ریسرچ میں ڈاکٹر آٹو ہاہن (Otto Hahn) اور سٹراسمین (Strauss Mann) یورنیم کے ایٹم کو پھاڑنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ فرق صرف یہ تھا۔ کہ لیبارٹری کے تجربہ میں دھماکہ کی شدت موجود نہ تھی۔ بلکہ تجربہ کرنے والوں کے وہم وگمان میں بھی یہ نہ تھا۔ کہ ان کی اس تحقیق کے نتیجہ میں ایک دن ہیروشیما جیسے شہر کے اکثر حصہ کو صفحہ ہستی سے ناپید کر دیا جائے گا۔ دراصل ایٹم کی اس ابتدائی ریسرچ میں محض اس کے مرکزہ سالمہ یا نیوکلیئس (Nucleus) کے اسرار کو سمجھنا مقصود تھا۔ عوام تو عوام وہ سائنسدان بھی جن کا علم طبیعات کی اس شاخ سے تعلق نہیں۔ ایٹم بم کی دریافت پر انگشت بدنداں ہیں۔ البتہ ان سائنسدانوں کے لئے جو اس کے متعلق تحقیق کر رہے تھے۔ یہ امر اتنا حیران کن نہیں۔ کیونکہ ایٹم کے نیوکلیئس کے اندر جو طاقت مقید تھی۔ اس کے حاصل کرنے میں وہ پہلے ہی کوشاں تھے۔ اور اب ان کی محنت ٹھکانے لگ گئی۔

جب یورنیم کے ایک ایٹم کے مرکزہ سالمہ یعنی نیوکلیئس کا دو حصوں میں تجزیہ ہوتا ہے۔ تو لہروں۔ حرارت اور ذروں کی رفتار کی صورت میں بیس کروڑ الیکٹرون وولٹ طاقت نکلتی ہے۔ بظاہر ایک مرکزہ سالمہ کے لحاظ سے یہ طاقت بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ لیکن یہ عملاً بہت ہی تھوڑی ہے۔ کیونکہ دس پونڈ وزن کو ایک فٹ بلندی تک اٹھانے کے لئے پانچ ہزار کھرب ایٹموں کا تجزیہ درکار ہے۔ اگرچہ اس تعداد کے لئے ایک ماشہ کے پانچ اربویں حصہ سے بھی کم یورنیم کافی ہے۔ پس ۱۹۳۹ء میں یہ مسئلہ درپیش تھا۔ کہ یہ طاقت کس طرح حاصل کی جائے۔ اور ساڑھے چھ سال کی ان تھک کوششوں کا نتیجہ ایٹم بم کی صورت میں ظاہر ہوا۔

ایٹم کی ماہیت

مادہ انتہائی درجہ کے چھوٹے ذرات سے بنا ہوا ہے۔ جنہیں ایٹم کہتے ہیں۔ آج سے پچاس سال قبل ایٹم کو مادہ کا جزو لا یتجزی یعنی ناقابل تسلیم حصہ خیال کیا جاتا تھا۔ لیکن بیسویں صدی میں یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ ایٹم خود اپنے اندر ایک نظام کا حامل ہے۔ جو نظام شمسی سے مشابہت رکھتا ہے۔ جیسے نظام شمسی کے مرکز میں ایک سورج ہے۔ جس کے گرد سیارے گھومتے ہیں۔ اس طرح ایٹم کا بھی ایک مرکز ہے۔ جسے نیوکلیئس یا مرکزہ سالمہ کہتے ہیں۔ اور اس کے گرد منفی برقی پارے یا الیکٹران (ELECTRON) چکر لگاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل اعداد سے ایٹم کے حجم کے متعلق کچھ اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ایٹم کا قطر۔ سینٹی میٹر کے پانچ کروڑویں حصے سے دو کروڑ پانچ لاکھواں حصہ ($27 \ldots 4 \times 10^{-8}$ cm) یعنی ان حدود کے اندر مختلف حجم کے مختلف ایٹم ہوتے ہیں۔

منفی برقی پارے کا قطر۔ سنٹی میٹر کے پانچ کھربویں حصے کے برابر ($3\text{-}30 \times 10^{-13}$ cm)

ایٹم کا تمام وزن مرکزہ سالمہ میں ہوتا ہے تمام طبیعی اور کیمیاوی خصوصیات بیرونی منفی برقی پاروں پر منحصر ہے۔ مرکزہ سالمہ کیمیاوی عمل میں حصہ نہیں لیتا۔ آج سے بیس سال قبل مرکزہ سالمہ کی اندرونی ساخت کے متعلق بہت کم علم تھا۔ یہ حال ہی میں معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کے اندر دو قسم کے ذرات ہوتے ہیں۔ پروٹون (PROTON) یا مثبت برقی پارے اور نیوٹرون (NEUTRON) یا بے برقی پارے۔ اول الذکر پر مثبت برق ہوتی ہے۔ اور موخر الذکر پر کسی قسم کا برقی اثر نہیں ہوتا۔ ان دونوں ذرات کا وزن برابر ہے اول الذکر منفی برقی پارے سے اٹھارہ سو چالیس گن بھاری ہوتا ہے۔ لیکن برقی لحاظ سے برابر ہے۔ فرق اتنا ہے کہ منفی برقی پارے پر منفی برق ہوتی ہے اور پروٹون پر مثبت۔ مرکزہ سالمہ میں یہ دو قسم کے ذرات ایک زبردست باہمی کشش کے زیر اثر اکٹھے رہتے ہیں عناصر (Elements) ان ہی ذرات کی نسبت میں کمی بیشی کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں اور ایک مفرد کے مرکزہ سالمہ میں ان ذرات کی نسبت کو کم یا زیادہ کرنے سے ایک نیا مفرد بن سکتا ہے۔ یہ تغیر ہی کیمیاگروں کا خواب تھا جو آج شرمندہ تعبیر ہو رہا ہے۔ سب سے پہلا تغیر ۱۹۱۹ء میں لارڈ روورفورڈ (LORD ROTHERFORD) نے کیا۔ اس نے نائٹروجن کے مرکزہ سالمہ پر نیوٹرون کی بوچھاڑ کی اور اسے آکسیجن میں تبدیل کر دیا۔ اس کے بعد بیس سال کے عرصہ کے اندر سینکڑوں ایسے تغیرات کئے گئے بوچھاڑ کرنے کے لئے نیوٹرون یکتا حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ وہ مرکزہ سالمہ میں بغیر کسی مزاحمت کے داخل ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح سست رفتار نیوٹرون بھی بہت موثر ہوتے ہیں۔

۱۹۳۹ء تک ماہرین علم طبیعات مرکزہ سالمہ کے چھوٹے چھوٹے حصے توڑنے میں کامیاب ہو سکے تھے۔ جس کے نتیجہ میں اس بے پناہ مقید طاقت کا ایک حصہ نکلتا تھا۔ ۱۹۳۹ء میں ڈاکٹر ہاہن اور سٹراسمین پہلی دفعہ یورنیم کے مرکزہ سالمہ کو دو حصوں میں توڑنے میں کامیاب ہوئے ان دو اجزاء کے علاوہ کچھ نیوٹرون اور بیس کروڑ الیکٹرون وولٹ طاقت نکلی یہ دو اجزاء متوازن (STABLE) نہیں ہوتے۔ اور ان سے ثانوی نیوٹرون نکلتے ہیں۔ یہ جلد ہی معلوم ہو گیا۔ کہ سست رفتار نیوٹرون تیز رفتار نیوٹرون سے زیادہ موثر ہیں۔ کیونکہ تیز رفتار نیوٹرون یورنیم کے ایٹم کے مرکز سے ٹکراتا ہے۔ تو بہت حرارت پیدا ہوتی ہے اور ثانوی نیوٹرون جو نکلتے ہیں۔ ان کی رفتار بہت ہی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح ان کا اثر بہت کم ہو جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ یہ عمل بند ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ قیصر ولہم انسٹیٹیوٹ کی کھڑکیوں تک کو بھی کوئی جنبش نہیں ہوتی مندرجہ بالا عمل کو ذیل کی شکل میں دیکھ کر آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

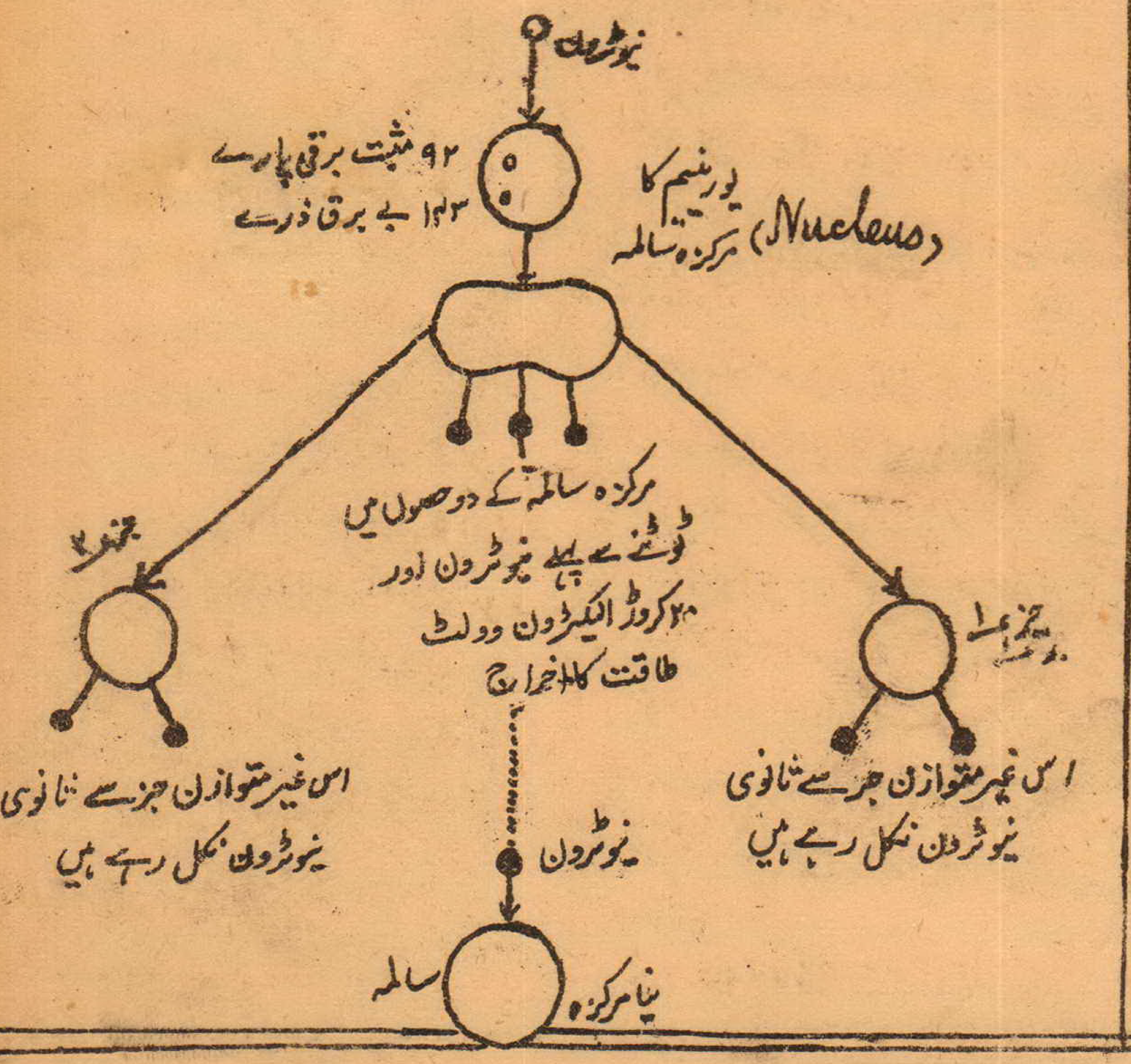

ایک مرکزہ سالمہ کے تجزیہ سے بیس کروڑ الیکٹرون وولٹ طاقت نکلتی ہے۔ پس ایک پاؤنڈ یورینیم سے تیس لاکھ ستر ہزار بی۔ او۔ ٹی۔ یونٹ (B. O. T. UNITS) جو کہ سولہ سو پچاس ٹن بنگال کے کوئلے کے برابر ہے طاقت نکلتی ہے اور اس حرارت سے ۲ لاکھ کلوواٹ ۲ و کرز (KWH) قوت پیدا ہو سکتی ہے۔ جو کہ دس ہارس پاور کی موٹر کو دن رات تین سال متواتر چلانے کے لئے کافی ہے۔ اگر یہ ساری طاقت کسی طرح قابو میں لائی جا سکے۔ اور اسے انسان کی بہبودی کے لئے استعمال کیا جائے۔ تو دنیا بہت ترقی کر سکتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے یورینیم دنیا میں بہت تھوڑی مقدار میں ملتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کی کئی قسمیں ہیں۔ جو قسم درحقیقت استعمال ہوتی ہے۔ وہ صرف ۱/۲ فیصدی ہے۔ پس اس قسم کا باقی اقسام سے علیحدہ کرنا بھی ایک مسئلہ ہے۔ ۱۹۴۰ء میں پروفیسر ڈبلیو کریسی ارگن نے اس کی کوشش کی۔ لیکن وہ صرف ۱۳ ملی گرام فی دن علیحدہ کر سکا ۱۹۴۵ء میں موجودہ ماہرین وسیع پیمانے پر بہت ہی پیچیدہ طریقوں سے علیحدہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس مقصد کے لئے جو کارخانے امریکہ میں بنے ہیں ان کی تعمیر میں ایک لاکھ پچیس ہزار مزدور کام پر لگے تھے۔ اس سے ان کارخانوں کی وسعت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

دنیا میں آجکل اس بے پناہ طاقت کے متعلق بہت چرچا ہو رہا ہے۔ لیکن تاحال عوام اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ یہ طاقت کہاں سے آ جاتی ہے۔ سو واضح ہو کہ عوام کے خیال میں مادہ اور طاقت دو مختلف چیزیں ہیں۔ جن کا آپس میں کوئی تعلق ہی نہیں آئن سٹائن کے نظریہ اضافی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مادہ اور طاقت ایک چیز کے دو نام ہیں۔ مادہ کو طاقت میں اور طاقت کو مادہ میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ ۴۰ اونس کوئلہ کو اگر طاقت میں تبدیل کیا جائے۔ تو یہ بیس ہزار کھرب کیلریز (Calories. (حرارت کی اکائی کو کیلری کہتے ہیں) کے برابر ہے۔ جو چودہ کروڑ من پانی کو بھاپ بنا دینے کیلئے کافی ہو۔ بھاپ تمام دنیا کی مشینوں کے تمام پہیوں کو ایک سال کے لئے چلا سکتی ہے۔ پس جب یورینیم کا مرکزہ سالمہ دو حصوں میں پھٹتا ہے تو اس کا کچھ حصہ طاقت میں تبدیل ہو جاتا ہے

تجزیہ سے پہلے مرکزہ سالمہ کے وزن اور تجزیہ کے بعد اجزاء کے کل وزن میں تھوڑا سا فرق ہوتا ہے۔ اور یہ فرق ہی بیس کروڑ الیکٹرون وولٹ طاقت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایک ماشہ یورینیم میں دو سو کھرب کھرب ایٹم ہوتے ہیں۔ پس ان سے جو طاقت نکلتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں لوہے کے مینار کا بخارات بن جانا بڑی بات نہیں۔

ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ مرکزہ سالمہ میں نیوٹرون اور پروٹون کے درمیان اتنی کشش ہونے کے باوجود سست رفتار نیوٹرون کیسے تجزیہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ذرات مرکزہ سالمہ میں بے روک ٹوک داخل ہو جاتے ہیں۔ اور اس میں ایک ہیجان برپا کر دیتے ہیں۔ مرکزہ سالمہ کبھی غبارہ کی طرح پھیلتا اور کبھی سکڑتا ہے اور یہ عمل بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے مقابلہ میں ذرات کی باہمی کشش ہیچ ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح مرکزہ سالمہ پھٹ جاتا ہے۔ یورینیم کے مرکزے میں ذرات کے درمیان باہمی کشش باقی عناصر کی نسبت کم ہوتی ہے۔ اور اس طرح یہ نسبتاً غیر متوازن ہے۔ پس ماہرین نے اسے ۹۲ عناصر میں سے منتخب کیا ہے۔

بمب کا اندرونی عمل گو ابھی فی الحال پردہ راز میں ہے۔ لیکن علم طبیعات کی رہنمائی میں مندرجہ ذیل شکل سے دکھایا جا سکتا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

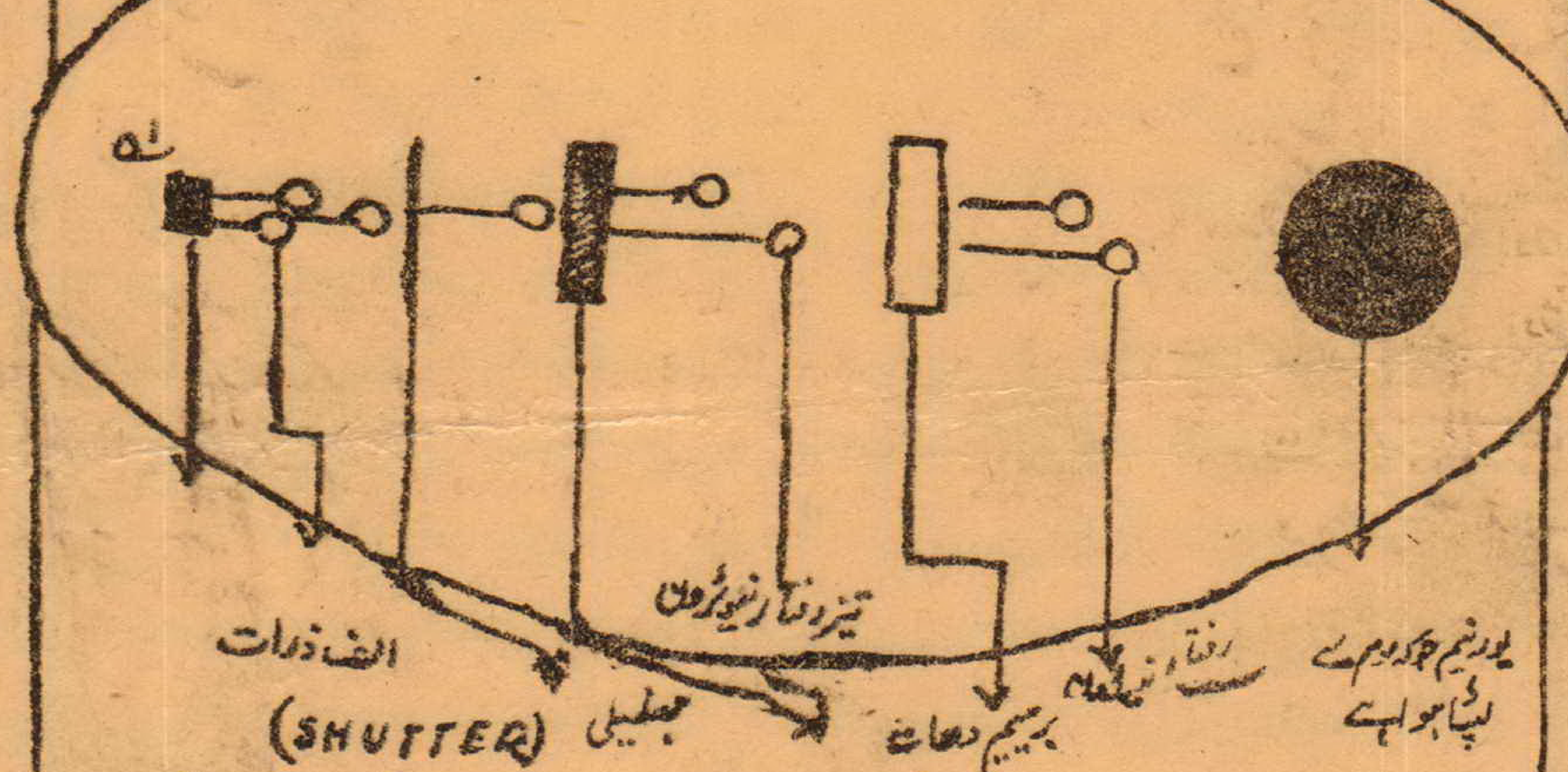

لہ ریڈیم۔ اس سے مندرجہ ذیل تین ذرات نکلتے ہیں نمبر ۱ کے سوائے نمبر ۲ اور نمبر ۳ کو استعمال نہیں کیا جاتا
(۱) الف۔ ذرات (α-PARTICLES) مثبت ہوتے ہیں۔ وزن میں ہائیڈروجن کے چار ایٹموں کے برابر (۲) ب۔ ذرات (β-Particles) یہ منفی برقیہ ہوتے ہیں۔
(۳) گاما۔ شعاعیں (γ-Rays.) یہ خاص قسم کی شعاعیں جو سکے میں سے بھی گزر جاتی ہیں۔

ریڈیم سے الف ذرات نکلتے ہیں۔ جب وہ بریلیم پر ٹکراتے ہیں تو نیوٹرون چھوٹتے ہیں جو کہ یورینیم پر ٹکراتے ہیں۔ ثانوی نیوٹرون جو نکلتے ہیں۔ وہ پھر یورنیم سے ٹکراتے ہیں اس طرح یہ عمل مسلسل ہو جاتا ہے۔ نیوٹرون کی رفتار سست کرنے کے لئے انہیں پہلے موم میں سے گزارا جاتا ہے۔ ثانوی نیوٹرونز کو سست کرنے کے لئے یورنیم کو بھی موم میں لپیٹ دیا جاتا ہے

پھٹنے والا تمام مادہ ایک انڈے میں سما سکتا ہے۔ جھلیلی الف ذرات روکنے کے لئے لگائی گئی ہے۔ بم پھینکنے سے پہلے اسے کھول دیا جاتا ہے

اس سے پہلے تاریخ میں بنی نوع انسان کو کبھی ایسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا ابھی بیچارے سائنس دان کا کیا قصور اب لئے تو انسان کے ہاتھ میں قدرت کی طاقت کو لاکر رکھ دیا اب انسان کی مرضی ہے۔ جیسے چاہے استعمال کرے۔ لیکن ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ انسانیت اور اخلاقیات اتنے سستے داموں نہیں بکیں گے۔ اور اگر دنیا کی مختلف نسلی تعصب اور قومی تنازعات سے بالا ہو جائیں۔ تو اس طاقت کے خزانے کو انسان کی بہتری کے لئے بہت کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکے گا (ترجمہ)

منور احمد بی ایس سی (پنجاب)
بی۔ ایس ٹیکنیکل سٹوڈنٹ بنارس

شملہ میں تبلیغ احمدیت

ماسٹر عبد الرحمن صاحب بنگالی بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ بی۔ ٹی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے خدام الاحمدیہ کی تحریک پر موسم گرما کی تعطیلات کا ایک مہینہ شملہ میں تبلیغ کے لئے وقف کیا تھا۔ وہ اپنی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

میں شملہ جاتے ہوئے نشر و اشاعت سے بہت سے اشتہار ٹریکٹ اور کتب لے گیا تھا۔ اگرچہ میں نے پہلے پہلے شملہ کے لوگوں کو عام طور پر مذہب سے غافل اور بے پرواہ پایا مگر استقلال سے کام میں لگا رہا۔ اور لٹریچر تقسیم اور فروخت کرنے میں مصروف رہا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے لئے تبلیغ کا دروازہ کھول دیا۔ اور تبلیغ کا ایک عمدہ میدان پیدا کر دیا۔ معزز اصحاب سلسلہ کے متعلق دریافت کرنے لگے۔ بعض اپنے گھروں پر لے گئے اور بعض اپنی دوکانوں پر بٹھا کر سلسلہ کی باتیں سنتے۔ بعض نے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے اپنے مکان کا پتہ بتا دیا۔ کچھ اپنی طرف سے معززین کے پتے معلوم کر کے کوٹھیوں میں جا کر ملاقات کے ذریعہ تبلیغ کی۔ اس ایک مہینہ کے دوران میں قریباً پچاس معزز اشخاص کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ اور قریباً تین سو ٹریکٹ اور ہینڈ بل تقسیم کئے اور قریباً بیس روپے کی کتب فروخت کیں۔

تقسیم لٹریچر اور ملاقات کے ذریعہ تبلیغ کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے دو اور اہم مواقع مہیا کر دیئے۔ ایک انگریز احمدی خاتون مسز سعیدہ بروکن شا نے ٹی پارٹی دی۔ جس میں انہوں نے چند معزز انگریز خواتین اور مردوں کو مدعو کیا۔ اس ٹی۔ پارٹی میں خاکسار نے "The Message of Ahmadiyat" پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد مسز بروکن شا نے خاکسار سے کہا۔

"Your speech was very nice and it was very much appreciated"

اس کے علاوہ ۳۰ ستمبر شملہ میں کالی باڑی ہال میں ایک Debate منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار اور درجہ مقبول الٰہی کو تقریر کرنے کی اجازت ملی اس کے صدر Mr Sanjiva Row C. I. E.

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

55

اعلان بحالی حصص

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جملہ حصہ داران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بورڈ آف ڈائرکٹرز نے اپنے اجلاس منعقدہ ۹ اگست ۱۹۴۵ء میں فیصلہ کیا ہے کہ ایسے حصص جو بوجہ عدم ادائیگی بقایا اقساط ضبط ہو کر دوبارہ فروخت نہ ہو چکے ہوں۔ ان کو چار آنہ فی حصہ تاوان ڈال کر بحال کر دیا جائے۔ اس لئے ایسے حصہ داران جن کے حصص بوجہ عدم ادائیگی ضبط ہو چکے ہوں اور کمپنی نے ان کو دوبارہ فروخت نہ کیا ہو۔ چار آنہ فی حصہ تاوان معہ بقایا اقساط ادا کر کے ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء تک اپنے ضبط شدہ حصص بحال کرا سکتے ہیں۔ تاریخ مقررہ کے بعد کوئی رقم وصول نہ کی جائے گی۔ یہ آخری موقعہ ہے۔ جو حصص بحال کرنے کے لئے حصہ داران کو دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد بحالی حصص کا موقعہ نہ دیا جائیگا۔

المعلن

مینجنگ ڈائرکٹر

ووٹ دیئے۔ اور باقی تمام اشخاص مذہب کے حق میں تھے۔ دوسرے دن جب سٹر [illegible] کے سکرٹری صاحب ملاقات کو آئے تو انہوں نے مبارکباد دیتے ہوئے کہا Your speech carried the house۔ یہ ڈیبیٹ خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا عمدہ ذریعہ بنا کیونکہ میں نے اپنی تقریر کے دوران میں یہ بھی ظاہر کر دیا تھا کہ میں احمدی ہوں اور قادیان سے آیا ہوں۔ دوسرے دن کئی صاحب خاکسار سے سلسلہ اور ڈیبیٹ (Debate) کا ذکر کرتے ہوئے سلسلہ کے متعلق دریافت کرنے لگے۔ یہاں تک کہ خود مذہب کے

Chairman Fedral Public Service Commission نے۔ اور مضمون “In the openion of the house religion has proved more of a curse than of a blessing in India” تھا۔ خاکسار اور مقبول الٰہی صاحب نے اس مضمون کے خلاف تقریریں کیں۔ جب ووٹ لئے گئے۔ تو صرف ۷۰ یا ۱۸۰ اشخاص نے مذہب کے خلاف

۴۳

ضرورت

صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب رئیس قادیان کے گھر میں دو آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ایک عورت جو بچوں کی نگرانی وغیرہ کا کام کر سکے اور دوسرا آدمی کھانا پکانے کے لئے چاہیئے۔ خواہ مرد ہو یا عورت مگر شرط یہ ہے کہ بہت عمدہ کھانا پکانا جانتا ہو۔ خواہشمند مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

محمد افضل معرفت صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب رئیس قادیان۔ نندن ڈوس اپرگیڈ دلہوزی

باجازت امور عامہ

قادیان میں باموقع سکنی قطعات نیز قطعات برائے دوکانات نیز تین عدد مکانات خریدنے والوں کے لئے نادر موقع

قادیان میں سکنی اراضیات اب بہت کم ہیں۔ اور مشکل سے حاصل ہو سکتی ہیں میرے پاس اس وقت چند قطعات مختلف محلہ جات یعنی دار الرحمت۔ دار العلوم۔ دار البرکات۔ دار الاحسان۔ دار الفتوح۔ دار الراحت وغیرہ میں موجود ہیں۔ نیز چند دوکانوں کے لئے باموقع قطعات ۵۰ فٹ کی سڑک پر واقع ہیں۔ نیز تین عدد مکانات واقعہ محلہ دار البرکات۔ دار العلوم اور دار الفتوح میں ہیں۔ جن میں سے دو میرے ذاتی ہیں۔ ایک میرے عزیز کا ہے۔ جو دوست خریدنا چاہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے آنے والی درخواستوں کو مقدم رکھا جائے گا۔

اگر کوئی صاحب اپنی جائیداد فروخت کرنا چاہیں۔ تو مناسب قیمت انہیں دی جائیگی۔ مجھ سے خط و کتابت کریں۔

خاکسار: قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دار العلوم قادیان

ٹیلر ماسٹر

ٹیلر ماسٹر دوکانداروں کے لئے فینسی بٹن۔ دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں مضبوط جو کہ ہر قسم کے کپڑے پر استعمال ہو سکتے ہیں۔ برائے کوٹ واسکٹ۔ پتلون۔ نرخ قیمت درجہ اول تین روپے آٹھ آنہ درجہ دوم دو روپے چار آنہ فی گروس جس میں چار درجن بڑے آٹھ درجن چھوٹے ہونگے اس شرط پر ہر شخص منگا سکتا ہے کہ مال کو دیکھ کر کم از کم اپنے شہر کے پانچ دوکانداروں کو دکھلا دیں۔ تاکہ ہمارے کارخانہ کی مشہوری ہو جائے۔ ایک گروس سے تین گروس تک محصول ڈاک دس آنہ تین گروس سے زیادہ آرڈر نہ دیں مال بہت کم طیار ہوتا ہے۔

مینیجر فینسی بٹن سٹور پٹیالہ سٹیٹ

PATIALA

قادیان میں چند باموقعہ سکنی قطعات

قادیان میں اس وقت چند باموقعہ قطعات قابل فروخت ہیں۔ جن میں سے ایک قطعہ اڑھائی کنال کے قریب ہے۔ جو محلہ دار البرکات میں ہے۔ اور نسبتاً شہر کے قریب ہے دوسرا قطعہ نصرت گرلز سکول والی پچاس فٹ کی سڑک پر ہے۔ جو محلہ دار الشکر میں واقع ہے۔ ہر ایک قطعہ کی الگ الگ قیمت مقرر ہے۔ خواہشمند احباب میرے ساتھ خط و کتابت فرمالیں۔ فقط

مرزا بشیر احمد

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے لئے

ضرورت

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے لئے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جو اردو انگریزی میں اچھی علمی لیاقت رکھتا ہو۔ اور ان دونوں زبانوں میں آزادی سے گفتگو اور خط و کتابت کر سکتا ہو۔ محنتی ہو۔ اور تجارتی مذاق رکھتا ہو۔ جس کو مینجنگ ڈائرکٹر صاحب کے اسسٹنٹ کے طور پر لگایا جائیگا۔ منتخب ہونے کی صورت میں دوران عرصہ ٹریننگ ایک سو روپیہ ماہانہ دیا جائیگا۔ امتحانی عرصہ ایک سال ہوگا۔ اس کے بعد ان کو ۱۰۰–۱۰–۱۵۰ کا گریڈ دیا جائیگا۔ اس سے اگلے گریڈ کا فیصلہ بعد میں ہوگا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوا دیں۔

چیئرمین سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض سستی کاہلی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ روپیہ چھ ماشہ ۱۲/ تین ماشہ ۱۲/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

اکسیر ذیابیطس

:- اگر آپ کو دمبدم پیشاب آتا ہے۔ اور پیشاب میں شکر آتی ہے۔ جس سے آپ انتہائی کمزور ہو چکے ہوں۔ اور تمام دنیا کے حکیم ڈاکٹر جواب دے چکے ہوں۔ اس کو استعمال کیجیئے۔ قطعی جڑ سے ذیابیطس کو دفع کر دیگی۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے تجربہ خود شاہد ہو جائے گا۔ قیمت چار روپے للعہ

نوٹ:- میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر لکھتا ہوں کہ یہ دوا نہایت مجرب ہے۔ میرا پیشہ خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کا ہے عام مشتہرین کی طرح لوٹنے کا نہیں ہے

مولوی حکیم نابت علی بنج زبان محمود نگر عۂ لکھنؤ۔

ملاقات کو لینے والے لیڈر Mr. Bhagwat Swarp M.A. بہت خوشی سے ملے اور سلسلہ کی کتب پڑھنے کے لئے لے گئے۔ اس کے علاوہ مقامی احمدی دوستوں میں سے بعض دوستوں نے اپنے زیر تبلیغ دوستوں سے ملاقات کرائی جن کو تبلیغ کی گئی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ٹوکیو ۱۶ ستمبر۔ اعلیٰ اتحادی کمان کی طرف سے جاپان کی عسکریت کو توڑ دینے کی کارروائی شروع ہو چکی ہے۔ کل جاپان کی ۳۵ بمبر [illegible] اور ۲۰۴ تارپیڈو کشتیوں کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا گیا ہے۔ پہلے یہ اطلاع آئی تھی۔ کہ جاپانی خبر رساں ڈومی ایجنسی کو بند کر دیا گیا ہے۔ مگر اب اس نے پھر اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اب اتحادی سنسر شپ کا اس پر پورا پورا کنٹرول ہوگا۔

ٹوکیو ۱۶ ستمبر۔ ایک نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ جاپانی فوجی افسر جاپانی عوام کو شکست کے متعلق ایک عرصہ غلط غلط خبریں سناتے رہے۔ اور جاپانی پبلک کو اصل حالات سے بالکل آگاہی نہ تھی۔ اب انہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کی فوجیں ہار چکی ہیں۔ اور انہیں بہت زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔

شنگھائی ۱۶ ستمبر۔ آج ہانگ کانگ کی جاپانی فوجیں باضابطہ طور پر ہتھیار ڈال رہی ہیں۔ برطانیہ کی طرف سے جنرل ہارکٹ چیف کمانڈر ہتھیار رکھوائیں گے۔

سنگاپور ۱۶ ستمبر۔ آج آٹھ برطانوی جہاز سنگاپور سے پانچ ہزار جنگی قیدیوں اور شہری نظر بندوں کو ہندوستان لا رہے ہیں۔ جن میں ۳۴۰۰ کے قریب ہندوستانی ہیں۔

کولمبو ۱۶ ستمبر۔ جاپان سے قیدیوں کو لانے والا پہلا جہاز آج یہاں پہنچ جائے گا۔ سماٹرا میں قیدیوں کو آزاد کرنے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ ایک سو قیدیوں کی پارٹی سنگاپور پہنچ گئی ہے۔

پونا ۱۶ ستمبر۔ آل انڈیا کانگرس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ آج صبح پھر منعقد ہوا۔ جو ایک گھنٹہ جاری رہا۔ اختتام جلسہ کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد نے بتایا۔ کہ اس اجلاس میں کوئی ریزولیوشن پاس نہیں ہوا۔ صرف انتخابات اور بجٹ کے متعلق بحث ہوئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت [illegible] نہرو [illegible] کے جلسہ میں شمولیت کے لئے آج بمبئی روانہ ہو جائیں گے۔ کل کمیٹی کا کوئی جلسہ نہ ہوگا۔ خیال ہے کہ منگل کو ورکنگ کمیٹی کا پروگرام ختم ہو جائے گا۔

کراچی ۱۶ ستمبر۔ آج دوپہر کے وقت لارڈ ویول وائسرائے ہند کراچی سے دہلی پہنچ گئے۔ [illegible] چیف کمشنر دہلی اور سر سلطان احمد [illegible] ممبر نے آپ کا استقبال کیا۔ کراچی سے ہی آپ نے بذریعہ تار اپنے عہدے کا چارج لے لیا۔ منگل کو آپ ایک خاص میٹنگ کرنے والے ہیں۔ جس میں ہندوستان کے مستقبل کے متعلق ایک بیان دیں گے۔ قیام انگلستان کے حالات بھی بیان کریں گے۔

کوئٹہ ۱۶ ستمبر۔ مسٹر جناح نے جنگی قیدیوں کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے امید ہے۔ حکومت برطانیہ ان کی مجبوریوں کے پیش نظر ان سے نرمی کا برتاؤ کرے گی۔ اور ہر حالت میں نرمی اور فراخدلی کا سلوک روا رکھے گی۔ انتخابات کے متعلق مسٹر جناح نے کہا۔ کہ آئندہ انتخابات میں کسی ممبر کو لیگ کے ٹکٹ پر کھڑا کرنا میرا کام نہیں۔ بلکہ یہ صوبائی بورڈ کا کام ہوگا۔ ہاں اگر صوبائی بورڈ انکار کر دے۔ تو سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ کے سامنے اپیل کی جا سکتی ہے۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ آج کونسل آف فارن منسٹرز کا اجلاس فرانس کے وزیر خارجہ مسٹر بیڈو کی زیر صدارت ہوا۔ جس میں اٹلی کے متعلق ضروری سوالات زیر بحث لائے گئے۔

چنگکنگ ۱۶ ستمبر۔ چین کے وزیر اعظم ڈاکٹر ٹی وی سونگ آج لنڈن پہنچ رہے ہیں۔ اور منگل کو یہاں سے پیرس روانہ ہو جائیں گے۔

چنگکنگ ۱۶ ستمبر۔ چین کے فوڈ منسٹر سوکاؤ نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ اب چین میں فوڈ سپلائی کی حالت اچھی رہے گی۔ اور امید ہے۔ کہ کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ فارموسا اور منچوریا کے علاقے واپس چین کو مل گئے ہیں۔ اور جاپانیوں نے نئی فصل کی کٹائی سے قبل ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اور وہ اس میں حصہ دار نہیں ہو سکے۔

پونا ۱۶ ستمبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے بمبئی اجلاس میں پیش کرنے کے لئے جو ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ ان میں سے ایک میں قرار دیا ہے۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا یہ اجلاس ہندوستانی قوم کو اس جرأت اور بردباری کے لئے مبارکباد دیتا ہے۔ جس کا ثبوت اس نے گذشتہ تین سالوں میں برطانوی گورنمنٹ اس کی فوج اور آرڈیننس راج کو برداشت کر کے دیا ہے۔ کمیٹی کو اس بات کا افسوس ہے۔ کہ بعض جگہوں پر لوگوں نے کانگرس کے مقصد کو بھول کر عدم تشدد کو ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ لیکن آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو اس بات کا احساس ہے۔ کہ گورنمنٹ نے وسیع پیمانہ پر لیڈروں کو گرفتار کر کے اشتعال دلایا۔ نہ صرف تمام سرکردہ لیڈر بیک وقت گرفتار کر لئے گئے۔ بلکہ سارے ملک میں گرفتاریاں کی گئیں۔ پرامن مظاہروں کے کچلنے کے لئے سخت گیری سے کام لیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نہتے عوام مشتعل ہو گئے۔ اور انہوں نے مسلح غیر ملکی امپیریلزم کا جس نے ان کی آزادی کی سپرٹ کو کچلنے کے لئے تہیہ کر لیا تھا۔ مقابلہ کرنے کی ٹھان لی۔

پونا ۱۶ ستمبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے سرکاری طور پر اعلان کر دیا ہے۔ کہ انڈین نیشنل کانگرس جنرل انتخابات میں پوری طاقت سے حصہ لیگی۔ ورکنگ کمیٹی اس سلسلہ میں فوری اقدامات اختیار کر رہی ہے۔

کٹک ۱۶ ستمبر۔ اڑیسہ کے گیارہ باشندوں کو چند روز کی نظر بندی کے بعد کٹک جیل سے غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے بعض ایسے تھے۔ جن کا انڈین نیشنل آرمی سے تعلق تھا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۹۴۲ء میں جب برما پر جاپانیوں کا قبضہ ہوا۔ تو یہ اشخاص وہیں تھے۔ اور انہیں جاپانی فوج کے ساتھ کام کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ اور بعد میں انہیں جبراً انڈین نیشنل آرمی میں شامل کر لیا گیا۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ گذشتہ چند روز میں بلقان کے مسائل کے متعلق روس کا طرز عمل زیادہ غیر مصالحانہ ہو گیا ہے۔ اس کا پہلا ثبوت مارشل ٹیٹو کا یہ اعلان ہے۔ کہ وہ یوگوسلاویہ کے معاملات میں غیر ملکی مداخلت برداشت نہیں کرے گا۔ روس نے وزراء خارجہ کی کانفرنس میں رومانوی گورنمنٹ کے معاملہ کو زیر بحث لانے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ ان حالات میں کہا جا سکتا ہے۔ کہ اتحادی بلقان کے مسائل کے متعلق روس سے سمجھوتہ کی کوئی بنیاد تیار نہ کر سکیں گے۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ ماہرین اعداد و شمار کا بیان ہے۔ کہ ۱۹۳۲ء سے عالمگیر جنگ و اسلحہ بندی پر جس قدر بے دریغ سرمایہ خرچ کیا گیا ہے۔ اگر اس رقم کو دنیا بھر کے ۲ ارب اشخاص میں تقسیم کیا جائے۔ تو ہر شخص کو ۱۲۵ پونڈ کی رقم دی جا سکتی ہے۔

نئی دہلی ۱۶ ستمبر۔ حاجیوں کو لاہور سے کراچی تک لے جانے کے لئے ایک سپیشل گاڑی کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ سپیشل گاڑی ۱۸ ستمبر کی صبح کو ۹ بجکر پچاس منٹ پر لاہور سے روانہ ہوگی۔ پنجاب کے حاجی جن کی تعداد قریباً ایک ہزار ہے۔ اور جنہیں ۱۹ یا ۲۰ ستمبر کو کراچی پہنچنے کے لئے ریزرو کارڈ مل چکے ہیں۔ سپیشل گاڑی پر لاہور یا راستہ کے کسی سٹیشن سے سوار ہو جانا چاہیئے۔ گاڑی براستہ خانیوال ملتان جائے گی۔ اس گاڑی میں سفر کرنے والے حاجی وقت پر کراچی پہنچ جائیں گے۔ اور انہیں جہاز مل جائیگا۔ یہ جہاز ۲۴ ستمبر سے پہلے روانہ ہوگا۔

حیدرآباد ۱۶ ستمبر۔ ہز ہائی نس پرنسس آف برار طیارہ کے ذریعہ کراچی کو روانہ ہو گئیں۔ کراچی سے فرانس جا کر اپنی والدہ سے ملیں گی۔

لاہور ۱۶ ستمبر۔ کل صبح سر فیروز خاں نون کا لاہور ریلوے اسٹیشن پر پنجاب مسلم لیگ کی طرف سے خیر مقدم کیا گیا۔ سٹیشن کے باہر جلسہ میں حاضرین کو سر فیروز خاں نے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ شملہ کانفرنس کے دوران میں مسلمانوں میں افتراق نے انہیں اتنا صدمہ پہنچایا۔ کہ انہوں نے مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ حکومت کی نوکری چھوڑ کر اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیا جائے۔ اور ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک جھنڈے تلے منظم کرنے کے لئے

تبلیغ خاص

تبلیغ خاص کی مد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مستقلاً کھلی ہوئی ہے۔ اب چندے براہِ راست خزانہ میں بھیجتے رہیں۔

(ذوالفقار علی خاں ناظم تبلیغ خاص)

تحفہ آسام بنگال کا لاثانی

کی مشہور و معروف جبری مریض کی جان بچانے کیلئے ایک [illegible] (خداداد طاقت) ہے۔ سب طرف سے ناامید ہوئے مریضو! ایکبار آزمائش کرو۔ قیمت جبری سپیشل جس میں قیمتی کشتہ جات شامل ہیں۔ مکمل چالیس روز کا کورس پچھتر روپیہ نمونہ دس روپیہ۔ بیس روپیہ جبری عام بیس روپیہ۔ نمونہ دس روپیہ چھ روپیہ۔ پتہ:- راسے صاحب کے۔ ایل۔ شرما اینڈ سنز شیلانگ۔ آسام یا پنجاب آفس جگادھری۔